سورة العلق

Chapter 96

Attributive shape like a leach who is known for sucking the blood

آیات19

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

1-(اے رسولؐ! تم) اپنے رب کی صفات کا اعلان کردو جس نے (ہر شے کو) حسن و توازن کے درست پیمانوں کے مطابق وجود پذیر کررکھا ہے۔

(نوٹ: اس آیت 96/1 کا عمومی ترجمہ یوں کیا جاتا ہے کہ ''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا'' مگر اس آیت میں اقرا۔ اسم اور خلق بہت تحقیق طلب اصطلاحیں ہیں۔ لفظ اقرا کا مادہ (ق۔ر۔أ) ہے۔ اور اس کا بنیادی مطلب ہے جمع کرنا۔ اسی سے لفظ قرآن نکلا ہے کیونکہ نازل کردہ احکام، سچائیوں، سرگزشتوں اور قوانین کو جمع کیا گیا ہے۔ لیکن محققین کی یہ بھی رائے ہے کہ لفظ قرا عبرانی لفظ ہے جس کا بنیادی مطلب ہے ''اعلان کرنا'' اور اقرا بھی اسی سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں لفظ اسم رب کے ساتھ استعمال ہوا ہے اللہ صفات کا مجموعہ ہے چنانچہ اسم جب اللہ یا رب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو وہ رب کی مجموعی صفات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں لفظ خلق استعمال ہوا ہے۔ خلق کا مادہ (خ۔ل۔ق) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب ہے کسی چیز کو بنانے یا کاٹنے کے لئے درست پیمانے سے درست توازن کے پیش نظر ماپنا۔ کسی چیز کو نرم و ہموار کرنا۔ کسی چیز کا اندازہ کرنا۔ بہرحال، الفاظ کے مطالب کے پیشِ نظر اس آیت کے ترجمے کو اختیار کیا گیا ہے)۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

2-(لیکن جس انسان کے لئے رب کی صفات کا اعلان کیا جا رہا ہے اور اسے اِن کی آگاہی دی جا رہی ہے تو اُسے پہلے اپنی حالت پر بھی غور کرلینا چاہیے تاکہ وہ آگاہ ہوجائے کہ) انسان جونک (کی طرح اور اس کی صفت دے کر) تخلیق کیا گیا ہے (یعنی وہ سامانِ رزق سے جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے اور دوسروں کا خون چوستا رہتا ہے)۔

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾

3-(لہٰذا، اے رسولؐ! نوعِ انساں کو) اعلان کر کے بتلا دو (کہ وہ سامانِ زندگی سے اس طرح نہ چمٹ جائیں کہ دوسرے محروم رہ جائیں)، وجہ یہ ہے کہ تمہارا رب بغیر کسی قیمت کے فراوانیاں اور فائدے پہنچاتا ہے (اکرام)۔

الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

4-(اس مقصد کے لئے) اس نے علم کے لئے قلم کو (بھی ایک) ذریعہ بنا دیا (تا کہ انسان لین دین، حقائق و واقعات اور علم و آگاہی کو تحریر میں لا سکے)۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵

5-اسی (رب نے) انسان کو وہ علم دیا جس کی اُسے بالکل آگاہی نہیں تھی۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۝۶

6-لیکن ایسا مت کرنا اور ہرگز ایسا نہ کرنا (کہ تم علم کے بغیر رہ جاؤ اور جونک کے رویے اختیار کر لو۔ کیونکہ) یہ حقیقت ہے کہ انسان سرکشی اختیار کیے رکھتا ہے۔

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷

7-اسی لئے وہ اپنے آپ کو یوں دیکھتا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸

8-(حالانکہ ہر انسان کو) اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہیے کہ وہ اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جا رہا ہے (جہاں اسے ہر عمل کا حساب دینا پڑے گا، 2/284)۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۹

9-(لیکن) کیا تم نے اس پر بھی غور کیا ہے کہ جو (انسان وحی سے سرکشی اختیار کر لیتا ہے تو وہ دوسروں کو بھی نازل کردہ احکام پر عمل کرنے سے) روکتا رہتا ہے۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰

10-(وہ نہ صرف خود اللہ کے احکام کے خلاف چلتا ہے، بلکہ) ایک اطاعت گزار جب ان احکام و قوانین کے پیچھے چلتا ہے (تو وہ اس کے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے)۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝۱۱

11-اب ذرا غور کرو (کہ بجائے سرکشی اختیار کرنے کے) اگر وہ شخص درست راہ پر چل رہا ہوتا (تو یقیناً منزل تک پہنچ جاتا)۔

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲

12-یا اگر وہ دوسروں کو (اللہ کے راستے پر چلنے سے منع کرنے کی بجائے) تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام

سے چمٹے رہنے کی تلقین کرتا (تو بہتر انجام کا حق دار ہوتا، 20/132)۔

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١٣﴾

13-اب ذرا اس پر بھی غور کرو کہ اگر اس نے (نازل کردہ احکام وقوانین) کو جھٹلا دیا اور ان سے منہ موڑے رکھا (تو اس کا حشر کیا ہوگا)۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾

14-(لیکن) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ (اس کی ہر نقل وحرکت) کو دیکھ رہا ہے؟

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾

15-(کیا وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ اسی طرح کرتا چلا جائے گا اور کوئی اسے روکنے والا ہی نہیں ہوگا)۔ ہرگز نہیں! اگر وہ (اپنی اس روش) سے باز نہ آیا تو ہم اسے اس کی پیشانی کے بالوں سے ضرور گھسیٹیں گے۔

نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾

16-اس پیشانی کو جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔

(**نوٹ**: پیشانی سے مراد وہ شخص ہے جو سرکش وخطا کار ہے اور جس کے بارے میں پچھلی آیات میں بات چل رہی ہے)۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ﴿١٧﴾

17-بہرحال (اس سے کہو کہ میدان میں آجاؤ اور اپنے ساتھ) تم اپنے حمائیتوں کو بھی بلا لو۔

سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

18-(دوسری طرف) ہم بھی انہیں آواز دیں گے جو (حق وصداقت کا) دفاع کرنے کے لئے ہر مخالفت کا مقابلہ کرنے کو تیار بیٹھے ہیں (تاکہ وہ ان مخالفین کو دھکیل کر پیچھے ہٹا دیں)۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾

ع 1 19 21 السجدة 14

19-(لہٰذا، اے رسولؐ! تمہیں) اس کی قطعاً ضرورت نہیں کہ ایسے شخص کی بات کو تسلیم کرو (کیونکہ تمہارے لئے کرنے کا کام یہی ہے کہ) اللہ کے احکام وقوانین کی ہر لحاظ سے مکمل اطاعت کرو۔ (اور دین کو قائم کرنے کی جو منزل تمہارے لئے متعین کی گئی ہے اس کے) قریب ہوتے جاؤ۔